بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْہُمْ فِیْ شَیْءٍ

بے شک

جن لوگوں نے پھوٹ ڈالی دین میں اور

بن گئے شیعے

تجھ کو ان سے کچھ واسطہ نہیں (الاعراف)

# اثنا عشریہ رافضیہ شیعہ

# دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں

## اکابر علمائے اہل سنت (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث) کے متفقہ فتوے

## مجاہدین ناموس صحابہ کرامؓ پاکستان

# فقۂ جعفریہ کی حقیقت کیا ھے؟

ہم سو فیصد یقین کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ فقہ ائمہ کرام کی نہیں بلکہ دشمنانِ اسلام اور دشمنانِ اہل بیت کی ایک اختراع بلکہ سازش ہے جسے کذب و افتراء کے طور پر امام جعفر صادقؒ سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ اہل سنت تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ جب حضرت جعفر صادقؒ مسندِ ارشاد پر فائز ہوئے تو خود بھی انہی مسائل کی تعلیم فرماتے تھے جن پر اہل سنت عمل پیرا ہیں۔ وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، آذان، اقامت، عبادات، معاملات اور تمام امورِ زندگی میں اہل سنت کے مسائل ہی پر عمل پیرا تھے اور یہی دوسروں کو ارشاد فرماتے تھے۔ یہ فقہ جعفریہ کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے محض ملک و ملت کی عداوت اور پاکستان میں اسلامی نظام کو ناکام بنانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

**نوٹ:۔** ملک کے صرف دو (۲) فی صد شیعوں کی طرف سے **تحریک نفاذ فقہ جعفریہ** اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے اسے ناکام بنانے کے لئے **نظامِ خلافتِ راشدہ** کے قیام کے لئے بھرپور جدوجہد کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور وصیت) ارشاد فرمایا: "جو شخص میرے بعد زندہ رہے اور اختلاف کثیر کو دیکھے گا، ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو مضبوط پکڑ لے اسی (طریقہ) پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو"۔ (مشکوٰۃ شریف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الاستفتاء

ہمارے ملک میں جو فرقہ شیعہ اثنا عشریہ ہے، یہ مسلمان ہے یا کافر اور ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا اپنے جنازہ میں ان کو شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اگر شیعہ تعمیر مسجد کے لئے چندہ دینا چاہیں تو وصول کیا جائے یا نہیں..... بینوا و توجروا من عند اللہ۔

## جواب

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ قطعاً خارج از اسلام ہیں، ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کما ینبغی معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنا بر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھی، مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہ رہیں اور انکے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہوگئے۔

ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف قرآن بیان کی گئی ہے۔ ۱ کمی بیشی ۲ تبدل الفاظ ۳ تبدل حروف ۴ خرابی ترتیب ۵ خرابی ترتیب سورتوں، آیتوں اور کلمات میں بھی۔

پھر ان پانچ قسم کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں اور تحریف قرآن پر صاحتاً دلالت کرتی ہیں اور انہی کے مطابق اعتقاد قائم ہے۔

بانیانِ مذہب شیعہ نے جب سے اس مذہب کی بنیاد ڈالی ہے اب تک ان پر تین دَور گزرے ہیں۔ دَور اوّل میں شیعہ کا کوئی بھی متنفس عدم تحریف اور کاملیتِ قرآن کا قائل نہیں تھا، البتہ دورِ ثانی میں گنتی کے چار آدمی از روئے تقیہ عدم تحریف قرآن کے قائل ہوئے ہیں:

اوّل۔ ابوجعفر ثانی محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی علامہ صدوق متوفی ۳۸۱ھ

دوم۔ شریف مرتضیٰ ابوالقاسم علی بن حسین بن موسیٰ بغدادی علم الہدیٰ متوفی ۴۳۶ھ،

سوم۔ شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن حسین بن علی طوسی مفسر متوفی ۴۶۰ھ، اور

چہارم۔ ابوعلی طبرسی امین الدین فضل بن حسین بن فضل مشہدی مصنف تفسیر مجمع البیان متوفی ۵۴۸ھ۔ یعنی دَورِ ثانی ۳۸۱ھ سے لے کر ۵۴۸ھ تک صرف ۴ آدمی عدمِ تحریف کے قائل ہیں، چونکہ ان کے اقوال محض بے دلیل اور روایات متواترہ کے خلاف ہیں، اس لئے دَورِ ثانی کے شیعی علماء نے ان کو رد کر دیا ہے۔ پوری تحقیق اس بحث پر میری کتاب تنبیہ الحائرین اور الاول من المائتین میں ہے۔ من شاء فلیطالعہ۔

علامہ بحر العلوم فرنگی محل پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیتے تھے مگر تفسیر مجمع البیان کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، لہٰذا انہوں نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا اور لکھا کہ قرآن شریف کی تحریف کا جو قائل ہے وہ قطعاً کافر ہے۔ المختصر شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف قرآن ہی محلِ تردید نہیں بلکہ علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثلاً عقیدۂ بداء قذف ام المؤمنین رضی اللہ عنہا وغیرہ۔

لہٰذا شیعوں سے مناکحت ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام اور ان کا چندہ ناجائز اور ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازوں میں شریک کرنا شرعاً قطعاً ناجائز ہے

سنی جنازہ میں یہ لوگ میت کے لئے بد دعا کرتے ہیں کما فی تنبیہ۔

فقط واللہ اعلم۔

کتبہ محمد عبدالشکور فاروقی عافاہ مولاہ
از مدرسہ دارالمبلغین لکھنؤ (ہند)

۲۔ شیعوں کا حضرت صدیق رضؓ کی صحابیت کا منکر ہونا، حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ ام المؤمنین رضؓ پر قذف (تہمت کرنا) کافر کرتا ہے، علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں لا شك فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللہ عنہا او انکر صحبة الصدیق (شامی ج ۳ ص ۲۹۴ ۱۲۸۸ھ)۔

علامہ موصوف نے دوسرے مقام پر اسی کتاب میں شیعوں کو مرتد اور واجب القتل لکھا ہے فانہ مرتد یقتل ص ۶۸۳ جلد دوم شامی مطبوعہ ۱۲۸۸ھ۔

جو کلام اللہ کی تحریف کا قائل ہو وہ مرتد اور کافر ہے اہل کتاب بھی نہیں، ان سے مناکحت اور تعلقات رکھنا اشد حرام ہیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولٰئک فی الاذلین ... لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوآدون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا اٰبآءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم جو اللہ اور رسول کا مقابلہ کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ذلیل و خوار ہیں اللہ اور آخرت پر ایمان لانے والوں سے آپ کسی ایک شخص کو بھی نہیں پاؤگے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی کرے جو اللہ اور رسول کے دشمن ہوں اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے بھائی اور اہل کنبہ کیوں نہ ہوں (پ ۲۸ س ۵۸ القرآن) لہذا شادی غمی جنازہ میں شرکت نہ کی جائے ایسے عقیدہ کے شیعہ کافر ہی نہیں بلکہ اکفر ہیں۔

ریاض الدین عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۰ صفر ۱۳۲۷ھ

۳۔ مقاصد مذکورہ فی السؤال کے روافض صرف مرتد اور کافر، خارج از اسلام

ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی ہیں [illegible]
نکلیں گے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے جمیع مراسم اسلامیہ ترک کرنا چاہئیں [illegible]
مناکحت کیونکہ اس میں خود یا دوسروں کو زنا اور فواحش میں مبتلا کرنا ہے۔
اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من جمیع المعاصی۔

بندہ محمد [illegible] حسن ناظم شعبہ تعلیمات دار العلوم دیوبند

۴۔ فرق الروافض کثیرة عقائدهم شتی وظنون باطلة فمنها ما یوجب تکفیرهم (کشیعة اثنا عشریة) وعدم الصحبة معهم بل عدم جواز جمیع المراسم الاسلامیة خذلهم الله تعالٰی۔ شیعہ روافض کے متعلق فرماتے ہیں اور ان کے مختلف عقائد اور ظنون باطل ہیں۔ بعضوں کی تکفیر واجب ہے جیسے اثنا عشریہ شیعہ ہیں اس لئے ان سے مناکحت ناجائز بلکہ جمیع مراسم اسلامیہ کا ترک کرنا ضروری ہے۔

محمد اعزاز علی مدرس ادب وفقہ دار العلوم دیوبند

۵۔ شیعہ اثنا عشریہ کافر اور مرتد ہیں کیونکہ یہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ فقط

مفتی محمد عبد العزیز خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ مصنف نبراس الساری

۶۔ شیعہ اپنے عقائد کی بنا پر خارج از اسلام اور کافر ہیں لہٰذا ان سے مراسم اسلامیہ مثلاً ۱۔ مناکحت کرنا ۲۔ ان کا ذبیحہ استعمال کرنا ۳۔ ان کا جنازہ پڑھنا ۴۔ ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا ۵۔ قربانی میں ان کو شریک کرنا ۶۔ ان کو اپنے نکاحوں میں گواہ بنانا ۷۔ ان سے مسجد کے لئے چندہ لینا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے۔ جو شخص شیعوں سے ترک مراسم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج اور انہی کی مثل کافر ہے فهو کافر مثلهم۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دار العلوم دیوبند

۔ شیعہ واقعی کافر ہیں کیونکہ وہ قذف امّ المؤمنین اور سب الشیخین کے علاوہ تحریف فی القرآن کے قائل ہیں کما فی کتبہم

(مفتی اعظم ہند) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

## ضَمِیمَہ

فرقہ اثنا عشریہ رافضیہ کا کافر اور خارج از اسلام ہونا کئی وجوہات سے ثابت ہوتا ہے۔ پہلا کفر عقیدہ تحریف قرآن کا ہے جس کے سب شیعہ رافضی اگلے پچھلے امام غیر امام معصوم غیر معصوم قائل ہیں۔ ومن قول الامامیہ کلہا قدیما اوحدیثا ان القرآن مبدل زید فیہ مالیس منہ ونقص فیہ کثیر و بدل منہ کثیر (الملل والنحل ج ۲) ۔ تمام امامیہ خواہ متقدمین ہوں یا متاخرین سب کا یہی قول ہے کہ قرآن بدلا گیا ہے اور اس میں ایسی چیزیں بڑھائی گئی ہیں جو اصل قرآن میں نہیں تھیں اور اس میں جو حصہ کم ہوا ہے وہ بھی بہت ہے اور جو بدلا گیا ہے وہ بھی بہت ہے

لہٰذا شیعہ بالاجماع کافر ہیں۔

دوسرا کفر شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو بداء ہوجایا کرتا ہے یعنی علم الٰہی میں تغیّر و تبدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عواقب امور سے جاہل ہیں (معاذ اللہ)۔ مصنف اصول کافی نے ائمہ معصومین کی متعدد روایات پیش کی ہیں بلکہ اس عنوان کا باب قائم کیا ہے "باب البداء" امام علی رضا کے منہ سے یہ الفاظ بھی کہلوائے ہیں :۔ ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر و ان یقر اللہ بالبداء اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر تحریم خمر اور اقرار بالبداء کے ساتھ۔ (اصول کافی ص ۸۶)۔

تیسرا کفر سب شیخین اور تہمت حضرت بی بی عائشہؓ [illegible]

مؤلفین فتاویٰ عالمگیری لکھتے ہیں الرافضی اذا کان یسب الشیخین [illegible]

العیاذ باللہ فهو کافر ..... کذلک من انکر امامة الصدیق [illegible]

کذلک من انکر خلافة عمر فی اصح الاقوال حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ [illegible]

اور لعنت کرنے والا شیعہ رافضی کافر ہے اسی طرح امامت شیخین کا منکر کافر ہے

(فتاویٰ عالمگیری ص۲۶۴ ج ۲ شامی ص۲۹۴ ج ۳)۔ لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة

رضی اللہ عنها او انکر صحبة الصدیق جو حضرت بی بی عائشہؓ پر تہمت لگائے یا ان

کے والد کی صحابیت کا انکار کرے بلاشبہ کافر ہے (ردالمحتار ص[illegible] ج [illegible]

ص۲۶ طحطاوی علی المراقی ص۱۹۸ لاحمد بن محمد متوفی ۱۲۳۱ھ)

شیعہ روافض کو کافر کہنا واجب ہے، چنانچہ عالمگیری میں ہے : یجب

اکفار الروافض ..... و هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام لحکامهم

احکام المرتدین ، شیعہ روافض کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا

واجب ہے اور یہ لوگ دین اسلام سے بالکل خارج ہیں اور ان کا حکم بعینہ

مرتدین کا حکم ہے بلکہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ خود بے دین اور ان کی مثل کافر

ہے ۔ و من توقف فی کفرهم فهو کافر مثلهم (عقود العلامہ شامی ص۹۲ ج ۱)

چوتھا کفر شیعوں کا عقیدہ عصمت ائمہ کا ہے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد شیعی بارہ امام تو کجا ان سے بدرجہا بالا و برتر بشر حضرات شیخین الصدیقؓ

اور امہات المؤمنین تک کوئی معصوم نہیں ولیس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بشر معصوم عن ان یخطئ ۔ و نحن المسلمین لا نعتقد العصمة لاحد

بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل من ادعی العصمة لاحد بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فهو کذاب و دجال بل کافر ۔

## إن في ذلك لعبرة لأولي الأبصار

نوٹ: بعض لوگ عقیدہ ختم نبوت میں شیعوں کو شریک کر لیتے ہیں ان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ شیعہ تو ختم نبوت کے کھلم کھلے منکر اور باغی ہیں چنانچہ امام الہند شاہ ولی اللہ تفہیمات الٰہیہ ص۲۴۴ پر لکھتے ہیں " در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء می گفتہ باشند پس فی الحقیقت وہ (شیعہ) ختم نبوت کے منکر ہیں اگرچہ زبان سے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہوں۔ مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

"ایرانی انقلاب ، امام خمینی اور شیعت"

از مولانا محمد منظور نعمانی

ہر مسجد کے امام، خطیب، مؤذن، مدرس، اور اسلامی کارکن کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔

## رافضی کا حافظِ قرآن ہونا ناممکن ہے

جو شاگرد استاد کا گستاخ ہوتا ہے عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے کہ علم سے بہرہ ور نہیں ہوتا کیونکہ علم کی دولت بواسطہ استاد حاصل ہوتی ہے اور قرآن مجید کے استاد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں اور شیعہ صحابہ کرام کے گستاخ ہیں ان کو منافق، کافر، مرتد وغیرہ خطابوں سے نوازتے ہیں (معاذ اللہ)۔ تو پھر ان گستاخوں کو یہ نعمت عظمیٰ کیوں کر حاصل ہو؟

تاریخ شاہد ہے کہ شیعہ میں چودہ سو سال میں ایک بھی قرآن کا حافظ نہیں ہو سکا۔ باوجود چیلنج کے یہ لوگ ایک حافظ قرآن بھی نہیں پیش کر سکے۔ اور سُنیوں

کہ ہزار قرآن و روایات میں ملا ہے، لہٰذا رافضی شیعوں میں ہزاروں سے زیادہ ملیں گے۔

---

ان روافض بلادنا خارجون عن دائرة الاسلام قطعاً لانهم يعتقدون تحريف القرآن - تحريف القرآن عندهم ثابت بالتواتر و مروى باكثر من الفى رواية

ہمارے ملک کے شیعہ رافضی، عقیدہ تحریف قرآن کی بنا پر قطعاً اسلام سے خارج ہیں، تحریف قرآن کا مسئلہ شیعوں کے نزدیک روایاتِ متواترہ سے ثابت ہے، اور ان کی متبرک کتب میں تحریف کی روایات دو ہزار سے زائد ہیں۔ (احسن الفتاوی ص۲۹۶)

## شیعوں کی معتبر کتابیں

جن میں موجودہ قرآن کو نہایت بے حیائی سے محرف اور ناقص ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے

| نام کتاب | نام مصنف | سن وفات |
|---|---|---|
| اصول کافی | عدو اللہ محمد بن یعقوب کلینی | ۳۲۹ھ |
| تفسیر قمی | عدو اللہ علی بن ابراہیم قمی | قرن ثالث/رابع |
| تفسیر صافی | عدو اللہ ملا محسن کاشی | — — |
| رجال کشی | عدو اللہ عبد العزیز کشی | قرن رابع |
| احتجاج طبرسی | عدو اللہ شیخ احمد طبرسی | — — |
| تفسیر العیاشی | عدو اللہ شیخ عیاشی | قرن ثالث/رابع |
| تبیان | عدو اللہ محمد بن نعمان شیخ مفید | ۴۱۳ھ |
| انوار نعمانیہ | عدو اللہ سید نعمت اللہ جزائری بعد | ۱۰۸۹ھ |
| بصائر الدرجات | عدو اللہ محمد بن حسن صفار | ۲۹۰ھ |
| کتاب المثالب | عدو اللہ محمد بن علی شہر آشوب | ۵۸۸ھ |
| فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب | عدو اللہ حسین نوری تقی طبرسی | ۱۲۹۸ھ |

# انتباہ

شیخ صدوق، شریف مرتضیٰ، ابو جعفر طوسی، امین الاسلام طبرسی کا سالمیت قرآن کا قائل ہونا ان کو کفر سے کبھی محفوظ نہیں کر سکتا۔ اوّل اس لئے کہ ان چار شیعی ملاؤں نے اپنی تائید میں کوئی سند ائمہ معصومین میں سے پیش نہیں کی محض تقیتاً سالمیت قرآن کا ڈھونگ رچایا ہے۔ دوم اس لئے کہ ان چاروں نے ان مشائخ کے متعلق کفر کا فتویٰ نہیں دیا جو صراحتاً تحریف فی القرآن کے قائل ہیں۔ متقدمین شیعی علماء میں ان چاروں کا نہ کوئی موافق ہے لم یعرف من القدماء موافق لهم (فصل الخطاب ص۳۲) نہ متاخرین میں ص۳۲ سید نعمت اللہ جزائری نے انوار نعمانیہ فی بیان معرفت النشأة الانسانیہ میں تصریح کی ہے کہ وہ احادیث جو تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں دو ہزار سے زیادہ ہیں ان الاخبار الدالة علی ذلك تزید علی الفی حدیث (فصل الخطاب ص۲۲۶) نیز وہ دو ہزار سے زیادہ حدیثیں بغیر کسی ابہام کے تحریف قرآن پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن (فصل الخطاب) نیز وہ تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی دو ہزار سے زیادہ احادیث مسئلہ امامت کی احادیث سے ہرگز کم نہیں لا یقصر عن اخبار الامامة (ص۲۲۹) شیعوں کے نزدیک صرف حضرت علیؓ نے قرآن جمع کیا تھا، جس کی کل آیات سترہ ہزار تھیں سبعة عشر الف آية (اصول کافی ص۶۷۱) اور موجودہ قرآن کی کل آیات ۶۱۳۶ ہیں۔ ستة الف اٰية و مائة اٰية و ست وثلثون اٰية (فصل الخطاب ص۱۰۲) یعنی موجودہ قرآن میں ۱۰۸۶۴ آیات صحابہ کرام نے نکال دی ہیں۔ معاذ اللہ۔ نیز اصلی قرآن سے اب شیعی دنیا خالی پڑی ہے کیونکہ وہ تو صدیوں سے امام مہدی غار میں دبائے پڑا ہے و محفوظ عند امام (ص۸۱) وهو عند الحجة (ص۹۷ فصل الخطاب)۔ منقول از پمفلٹ طبع کردہ شاہی پریس لکھنؤ (ہند) بعنوان "شیعہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علماء کرام کا متفقہ فتویٰ"

## سوال از مفتین علماء شیعہ

اگر آپ موجودہ قرآن کی سالمیت پر ایمان رکھتے ہیں تو فرمائیے کہ شیعہ مومن مجتہدین خصوصاً مندرجہ ذیل حضرات جو عقیدہ تحریف قرآن کے صاف طور پر قائل ہیں مومن ہیں یا کافر؟

۱ ۔ محمد بن یعقوب کلینی
۲ ۔ ملا محسن کاشی
۳ ۔ علی بن ابراہیم قمی
۴ ۔ عبد العزیز کشی
۵ ۔ شیخ مفید
۶ ۔ مفسر عیاشی
۷ ۔ شیخ احمد طبرسی
۸ ۔ نعمت اللہ جزائری
۹ ۔ محمد بن صفار
۱۰ ۔ ابن شہر آشوب
۱۱ ۔ خلیل قزوینی
۱۲ ۔ باقر مجلسی
۱۳ ۔ محقق داماد
۱۴ ۔ مرزا علاء الدین گلستانی
۱۵ ۔ شیخ حسن شریف
۱۶ ۔ قاضی علی بن عبد العالی
۱۷ ۔ مولوی محمد صالح شارح کافی
۱۸ ۔ سید محسن کاظمی شارح وافیہ
۱۹ ۔ ملا اسحٰق کاتب شاهد الجنة
۲۰ ۔ معصوم حسین بن روح نوبختی سفیر ثالث
۲۱ ۔ فرات بن ابراہیم
۲۲ ۔ محمد بن عباس ماہیار
۲۳ ۔ حسین نوری طبرسی ........ بیّنوا ۔

---

* حضرت امام مالکؒ کا فتویٰ قاضی عیاضؒ نے کتاب الشفا میں نقل فرمایا ہے : من شتم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر او عمر او عثمان او علیا او معاویۃ او عمرو بن العاص فان قال کانوا علی ضلال و کفر قتل وان شتمھم بغیر ھذا من مشاتمۃ الناس نکل نکالا شدیدا (۲/۲۰۸)

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ابوبکر یا عمر یا عثمان یا علی یا معاویہ یا عمرو بن العاص کسی کو گالی دے تو اگر اس نے کہا کہ یہ گمراہ اور کافر تھے تو وہ سزائے موت کا مستحق ہے اگر اس نے کوئی ایسی گالی دی جو لوگ آپس میں دیا کرتے ہیں تو اس کو سخت سزا دی جائے ۔

# استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین ، ورثاء سید الانبیاء والمرسلین :-

اس شیعہ تبرائیہ فرقہ کی بابت جنہوں نے اہل اسلام میں اپنے وجود و بقاء کے لئے لاتقیہ اور حُب اہل بیتؓ کو آڑ بنایا ہے اور اوباش طبیعت لوگوں کو پھانسنے کے لئے "متعہ" کو جال بنایا ہے ، اس فرقہ کے لئے جو مذہب و مسلک بنایا گیا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

۱ - خلافت بلافصل کے حق علی مرتضیٰؓ تھے ، اور یہی خلافت بلافصل منصوص اور اس کو اجماع اور قیاس سے بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

۲ - صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ اور عثمان غنیؓ بسلسلۂ خلافت غاصب ہیں وغیرہ خرافات اس تشتت و افتراق بین المسلمین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے "عید غدیر اور ماتمی جلوس" وغیرہ کی ایجاد کی گئی ۔

۳ - اصحاب رسول اللہ بعد رسول باستثناء تین یا چار (العیاذ باللہ) اسلام سے منحرف ہو گئے ۔

۴ - امّ المومنین سیدہ عائشہؓ (العیاذ باللہ) باعصمت اور باعظمت نہ تھیں ۔

۵ - قرآن کریم (موجودہ) اللہ کا اصل کلام نہیں - اصلی قرآن امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں پوشیدہ ہیں - جب تک امام غائب کا ظہور نہ ہو جہاد حقیقی لازم نہیں ۔

۶ - بارہ ائمہ معصوم ہیں بلکہ امام خمینی فرماتے ہیں :- و من ضروریات مذهبنا ان لائمتنا مقامًا لا یبلغه ملك مقرب ولا نبی مرسل (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲) نیز یہ کہ آئمہ کی تکوینی حکومت دنیا کے ذرہ ذرہ پر نافذ ہے (ایضاً)

۷۔ سجدہ کے لئے سجدہ گاہ، آذان مسنونہ اور کلمہ طیبہ میں مقتصصب نہ اضافہ

بھی کیا گیا ہے۔

ان عقائد شنیعہ اور رسومات بدعیہ کے باوجود یہ فرقہ مسلمان کہلانے کے قابل ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان نہیں تو ان کا شمار مرتدین میں ہوگا یا نہیں؟ مرتد ہونے کی صورت میں مملکت اسلامیہ میں ان کو اقلیت قرار دینے کا فریضہ اہل اسلام پر عائد ہوتا ہے یا نہیں؟

بیّنوا بالسنة والكتاب توجروا يوم الحساب

المستفتی:۔ تنظیم اہل سنت شمالی علاقہ جات اندس کوہستان

# الجواب

۱۔ جس فرقہ کے لوگوں کے مندرجہ بالا عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے، اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

احقر العباد مولوی محمد رمضان مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔

جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں بلاشک وشبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق وملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔ ملحد و زندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریاتِ دین کا نام لیں لیکن غیر واقعی دین کے منکر ہوں، جیسے قادیانی مرزائی اور دوسرے بد دین۔ جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہؐ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔

اس قسم کے لوگ در حقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علماء دین [illegible]
حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ حجت تمام ہو۔ اگر باز آجائیں تو اچھی بات ورنہ ان
کا خاتمہ کرنا بھی حکومتِ اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔

فقط

مفتی غلام سرور قادری (ممبر) مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد

دار العلوم غوثیہ رجسٹرڈ مین مارکیٹ گلبرگ، لاہور

## الجواب هو الموفق للصواب

۲۔ جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عفت و عصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورہ نور کی ان آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت بیان کی گئی، اور قرآن کا منکر کافر ہے۔ اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ہے جس ترتیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوئی اور خلفاء اربعہ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے عقائد نسفی میں ہے و افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی المرتضی وخلافتهم علی هذا الترتیب ایضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے۔ کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی، بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت سرِعام کی تھی۔ صحابہ کو بُرا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی

فقولوا لعنة الله على شرکم

بخاری ومسلم کی متفق علیہ روایت ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہٗ - پس استفتاء میں مذکورہ غلط عقائد اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا - ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بحکم قرآن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین - مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرہ سے خارج کر دیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں -

فقط، واللہ اعلم بالصواب

عبداللطیف

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ لاہور

۴ - مفتی ممتاز احمد صاحب، نائب مفتی دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور فرماتے ہیں-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہرحال شیعہ حضرات تحریف قرآن کا اعتقاد رکھتے ہیں - اس پردہ میں قرآن پاک کی قرآنیت سے انکار کرتے ہیں - ثبوت کے لئے دیکھیں صافی شرح کافی ص ۶۵/۶۶ مراد قرآن - قرآن محفوظ نزد آئمہ علیہم السلام است کہ ہفدہ ۱۷ ہزار آیت است، یعنی قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے پاس محفوظ ہے اور جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں - پس یہ موجودہ قرآن جس کی (۶۶۶۶) چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں - یہ قرآن نہیں - اس پر ایمان بھی ضروری نہ ہوا - ان کے نزدیک یہ موجودہ قرآن، قرآن ہی نہیں - چند کتابوں کے نام اور ان کے صفحات درج ہیں جن سے یہ مسئلہ محقق ہو

جلد ۱ —

(۱) احتجاج طبرسی (ایران) صہ ۱۲۸ (۲) فصل الخطاب علامہ نوری صہ ۱ (۳) [illegible]

(۴) اصول کافی صہ ۶۷ (۵) تفسیر صافی مقدمہ ششم صہ ۱ (۶) تفسیر قمی روضۃ کلینی صہ ۱۵ ۔

(۷) اصول کافی صہ ۱۲۶ ، صہ ۴۴۹ ۔ اصول کافی ایسی کتاب ہے جو اس مضمون سے بھری پڑی ہے، اب ان چار عالموں کا حال سنیئے یا اور جو بھی یہ دعوی کریں کہ ہم موجودہ قرآن کو مانتے ہیں یہ کہنا از راہ تقیہ ہے کیوں کہ تقیہ ان کے نزدیک ایمان کا جزو ہے ۔ (اصول کافی صہ ۴۸۲) لا دین لمن لا تقیہ لہ صہ ۴۸۴ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ ۔

معلوم ہوا جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے بے ایمان ہے ۔ احتجاج طبرسی (۱۲۸ ایران)

لو شرحت لك كل ما اسقط و حرّف و بدّل و مما يجري هذا المجرىٰ لطال و ظهر و تحظر التقية اظهاره ۔ یعنی قرآن سے جو کچھ بظاہر نکالا گیا یا اس میں تحریف و ردّ و بدل وغیرہ کی گئی ہے، اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات لمبی ہو جاتی ہے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا ۔ خلاصہ یہ کہ :-

ضروریات دین کا انکار کفر ہے ۔ اور ضروریات دین میں سے قرآن اعلیٰ اور ارفع ہے ۔ شیعہ بلا تفریق کیا ان کے متقدمین کیا ان کے متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے معتقد ہیں ۔ قرآن کی قرآنیت کے منکر ایسے لوگوں کے خارج از اسلام ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے ؟ اقرار کا اعتبار اس لئے نہیں کہ تقیہ ان کے ہاں عبادت ہے ۔ پس اقرار پر کیسے اعتبار کر لیا جائے ۔ (واللہ اعلم)

مفتی ممتاز احمد ( دار الافتاء جامعہ اشرفیہ ، لاہور)

الجواب صحیح ۔ محمد مالک کاندھلوی

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ ۔ لاہور

# استفتاء

تبرائی، رافضی شیعہ اثنا عشریہ جن کی معتبر کتابوں میں جن سے وہ اپنے احکام و مسائل اخذ کرتے ہیں یہ مذکور ہے کہ موجودہ قرآن مجید محرف اور مبدل ہے اور اس میں کمی بیشی کی گئی ہے اور ان کی روایات متواترہ صحیحہ کے مطابق شیعہ مشائخ کا اعتقاد ہے کہ موجودہ قرآن کامل مکمل نہیں بلکہ محرف، مبدل و متغیر ہے اور شیعوں نے لکھا ہے کہ ہماری زائد از زائد دو ہزار روایتیں تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں: ان الاخبار الدالۃ علی ذلک تزید علی الفی حدیث (فصل الخطاب ۲۵۱)

اور شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اصلی قرآن اور پورا قرآن امام مہدی کے پاس ہے جب امام مہدی آئیں گے۔

امام محمد باقر نے فرمایا: "چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند" (حق الیقین ص ۳۴۷، حیات القلوب ص ۶۱۱ ج ۲)

اور حضرت عباس و عقیل کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کا ایمان پورا نہیں تھا، ضعیف الیقین اور ذلیل النفس تھے۔ (حیات القلوب ص ۶۱۸ - ۶۱۹ ج ۲)

اب ان عبارات اور عقائد کی موجودگی میں یہ مسلمان ہیں یا کافر؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز ہے یا نہیں؟ ان کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اگر شیعہ تعمیر مسجد کے لئے چندہ دیں تو ان سے وصول کیا جائے یا نہ؟ بینوا و توجروا

# الجواب

رافضی تبرائی شیعہ جن کی معتبر کتابوں میں مذکورہ عبارات ہیں، خارج از اسلام ہیں، جن علماء نے ان کی تکفیر میں تامل کیا ہے ان کو ان کے تقیہ اور کتمان کی وجہ سے

حقیقت کما حقہ معلوم نہیں ہوتی [illegible]
[illegible]
کی حقیقت منکشف ہوئی ہے اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو چکے ہیں۔
ضروریاتِ دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ قرآن شریف ضروریاتِ دین میں سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے
ان کی کتابوں میں معتبر، صحیح اور متواتر زائد از دو ہزار روایتیں پائی جاتی ہیں کہ موجودہ قرآن
پورا نہیں۔ ایک صحیح واضح روایت بھی کسی ایک امام سے نہیں ملتی جو اس بات پر دلالت کرے
کہ موجودہ قرآن کامل مکمل صحیح ہے۔

المختصر شیعی تبرائیوں رافضیوں کا کفر بر بناء عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں۔ اس
کے علاوہ دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثلاً عقیدہ بداء و قذف ام المؤمنین وغیرہ۔ لہٰذا شیعوں
رافضیوں سے مناکحت ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ہے اور ان کا چندہ لینا ناجائز اور ان کا
جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ یہ سنی کے جنازہ میں بددعا
کرتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ ابوبکر (رض) کو پہلا خلیفہ مانتے ہیں کتے اور
ولد الزنا سے بدتر ہیں ان کی کتاب فروع کافی کتاب الروضہ مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۳۵، مطبوعہ تہران
صفحہ ۲۸۵ پر ہے کہ: ان الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا۔ اور تفسیر برہان جز ا
صفحہ ۹ پر بھی یہی الفاظ ہیں۔

۱۵ ربیع صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

(مولانا) عبدالستار تونسوی صدر تنظیم اہلسنت پاکستان

اس میں شک نہیں کہ کلمہ گو کو کافر کہنا بہت سخت کام ہے۔ ہمارے نزدیک امام
ابوحنیفہؒ نے بڑی تاکید کے ساتھ ہدایت کی ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے جب تک کہ
ضروریات دین سے کسی چیز کا انکار ان سے صادر نہ ہو جائے، لہٰذا جب شیعہ رافضی
عقیدہ تحریف قرآن اور بداء عصمۃ ائمہ توہین ملائکہ وغیرہ کے مرتکب ہوئے تو علمائے سلف
نے بھی ان کو کافر اور خارج از اسلام کہا۔

امام العلماء والصوفیا عبدالقادر جیلانیؒ حنبلی مفتی اعظم بغداد متوفی ۵۶۱ھ

نیز شیعوں کا تقابلہ کفر ہے مثل تحریف قرآن، عصمت آئمہ، توہین اہل بیت وغیرہ [illegible]

کو کافر اور خارج از اسلام و ایمان کہا ہے ( [illegible] )

[illegible] الاسلام و فارقوا الایمان ) غنیۃ الطالبین [illegible]

ماخوذ: "تبیان البیان"

مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خطیب مرکزی جامع مسجد کھڈت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## مسئلہ :-

از سیتاپور : مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب - ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا ان کے بعض بنی عم تبرائی رافضی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں ؟

بینوا و توجروا !

## الجواب

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے !

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ۔ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں

رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوے کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

کتبہ (۱۳۰۱ھ)

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
(عبد المصطفیٰ احمد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری)

۱۳۲۰ھ

## ماخوذ : ردّ الرّفضہ

تصنیف لطیف، عالم اہل سنت، مفتی شریعت حضرۃ مولانا احمد رضا خان بریلوی
قدس سرہ العزیز، نور اللہ مرقدہٗ

باہتمام مولانا مولوی عبد السلام صاحب باندوی۔ صدر انجمن امانت الاسلام
کراچی (بار پنجم)

---

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ "الصارم المسلول" صفحہ میں فرماتے ہیں

قال ابوبکر بن ھانی لا توکل ذبیحة الرافضة والقدریة کما لا توکل ذبیحة المرتد مع انه توکل ذبیحة الکتابی۔ لان ھؤلا یقومون مقام المرتد۔ امام ابوبکر ہانی نے فرمایا کہ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں جیسے کہ مرتد کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں حالانکہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم سے یہ مرتدین ہیں

سوال :۔ فرقہ شیعہ اپنا ... [illegible]

جواب :۔ حضرت علی رضی اللہ ... [illegible]

سے ثابت ہے بقولہ ارشاد باری تعالیٰ: والسابقون الاولون من المہجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعدلھم جنت تجری تحتھا الانہار خلدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم ۔ اس آیۃ شریفہ سے روز روشن کیطرح ثابت ہے کہ خلفاء ثلاثہ وغیرہ صحابہ مہاجرین رضی اللہ عنہم کو کافر و منافق کہنا، ان کو سب وشتم کرنا، ان کو دائمی دوزخی بتانا قرآن شریف کی تکذیب ہے اور یہ کہنا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد مرتد ہوگئے تھے یا پہلے ہی سے منافق تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کو جنتی بتا کر ان کو بشارت بھی دی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع نہ کیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم کیسے ہے اور اگر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم نہ تھا تو یہ اللہ تعالیٰ کی تجہیل ہے ۔ بہر حال خلفاء ثلاثہ کے بارہ میں ایسے ناپاک خیالات صراحتاً کفر ہیں ۔

اب فیصلہ قارئین کرام کے اختیار میں ہے ۔ جن کو اللہ عالم الغیب نے دائمی جنتی بتایا ان کو دوزخی کہنا دعوائے علم الغیب اور قرآن پاک کی تکذیب ہے ۔ کیا اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر و نفاق کا علم نہ تھا ۔ نیز جو ادلہ خلفائے ثلاثہ کے ایماندار اور جنتی ہونے کے ہیں اگر وہ صحیح نہیں ہیں تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جن کو شیعہ اپنا پیشوا اور جنتی جانتے ہیں، سوائے ان کے ایمان اور اخلاص کے اور کچھ بھی نہیں ۔ ومن ادعی فعلیہ البیان بالبرہان ودونہ خرط القتاد ۔ ابو سعید شرف الدین دھلوی

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ صہ ۱۹۰ – ۱۹۱، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنۃ لاہور)

## ایک اور مشہور اہل حدیث عالم علامہ احسان الٰہی ظہیر یوں رقمطراز ہیں :۔

شیعوں نے حال ہی میں مسلم ممالک میں ایسا لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کروایا ہے جو جھوٹ (تقیہ) کی بنیاد پر پروپیگنڈا کرتا ہے کہ شیعہ اہل سنت کے قریب ہیں حالانکہ یہ اہل سنت کو گمراہ کرنے کے ہتھکنڈے ہیں ۔ ملاحظہ ہو ان کا عقیدۂ بداء، تحریف قرآن، حضرت علیؓ اور انکی اولاد مرتبہ میں رسول اللہؐ سے افضل ہے وغیرہ ۔ صحابہ کرام جو کہ دین کے اولیں مبلغ تھے ان کے بارے میں انکا عقیدہ ہے کہ وہ سازشی اور مرتد تھے اور ازواج مطہرات مع حضرت عائشہ

صدیقہؓ جن کی پاکدامنی کی شہادت قرآن میں درج ہے شیعوں کے نزدیک اللہ اور اس کے رسولؐ کی باغی تھیں اور آئمہ اہلِ سنت مثلاً امام مالکؒ، ابو حنیفہؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور بخاریؒ کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ غیر مومن اور مردود تھے۔ لعنت ہو ایسے شیعہ سنی اتحاد پر جس میں رسول اللہؐ کی آن و شان، صحابہ کی عظمت اور امہات المؤمنین کی عزت و آبرو کا سودا ہو۔

ترجمہ ماخوذ از "THE SHIITES & THE SUNNAH" صفحہ ۸ تا صفحہ ۱۰

O

حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سجادہ نشین گولڑہ شریف راولپنڈی سے شیعوں کے بارے میں سوال عرض کیا گیا تو فرمایا:۔

"جس شخص یا فرقہ میں یہ اوصاف ہوں، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضائے الحب للہ والبغض للہ خلط ملط اور راہ و رسم رکھنا منع ہے۔ شیخین (ابو بکرؓ و عمرؓ) کو برا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے اور قرآن کریم کا منکر اور تحریک کنندہ بھی مسلمانی سے خارج ہے۔ ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔ (ماخوذ از کتاب آفتاب ہدایت)

(ماخوذ از کتاب آفتاب ہدایت مطبوعہ مدنی محلہ گولڑہ)

حضرت پیر [illegible] صاحب سیالویؒ نے ایک کتاب "مذہب شیعہ" تحریر فرمائی ہے۔

اور حضرت کا یہ فرمان تو بہت ہی مشہور و معروف ہے۔

کہ اگر اوپر بہتے ہوئے پانی سے سؤر (خنزیر) پانی پی لے تو اس سے وضو جائز ہے۔ مگر اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو وضو جائز نہیں، کیونکہ وہ دشمن صحابہؓ ہے۔

# ایک ضروری وضاحت
## (از مولانا محمد منظور نعمانی لکھنؤ)

ناچیز راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعت" کا مطالعہ کرنے کے بعد بعض اچھے اصحاب علم و دانش نے لکھا ہے کہ جب اثنا عشریہ کے عقائد وہ ہیں جو ان کی مسلّم و مستند کتابوں اور خود خمینی صاحب کی تصانیف سے اس کتاب میں نقل کئے گئے ہیں تو حضرات علمائے کرام نے ان کے خارج از اسلام ہونے کا اس طرح فیصلہ کیوں نہیں کیا جس طرح قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ کیا گیا؟ ــــ ان حضرات کے لئے جنہوں نے میری کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعت" کا مطالعہ فرمایا ہے اس کا سمجھنا آسان ہوگا کہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد کے باوجود (جو یقیناً موجب کفر ہیں) متقدمین اور متاخرین علمائے اسلام کی طرف سے ان کے خارج از اسلام ہونے کا اجتماعی اور اتفاقی فیصلہ کیوں نہیں کیا جا سکا۔

جہاں تک ہمارے علمائے متقدمین کا تعلق ہے، میری کتاب میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے کہ شیعہ مذہب میں کتمان (اپنے دین و مذہب کو چھپانے) کا اور تقیہ کا جو تاکیدی حکم ہے اس کی وجہ سے شیعوں کے عقائد اور ان کی بنیادی کتابوں سے ہمارے علمائے متقدمین بالکل واقف نہ ہو سکے بعد میں جب پریس کا دور آیا، اور ان کی وہ کتابیں چھپ گئیں تب بھی (باستثنائے شاذ و نادر) ہمارے علمائے اہلسنت نے ان کے مطالعہ کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی۔ راقم سطور کو مختلف مدارس میں اپنی تعلیم کے ابتدائی، وسطانی اور آخری مراحل میں جن حضرات اساتذہ سے استفادے اور تلمذ کی سعادت حاصل ہوئی، ان کی تعداد ۳۰/۴۰ سے کم نہ ہوگی۔ میں نے ان میں سے کسی کے درس میں محسوس نہیں کیا کہ انہوں نے مذہب شیعہ اور ان کی بنیادی کتابوں کا مطالعہ فرمایا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کو کبھی اس کی ضرورت پیش نہیں آئی جس طرح کہ خوارج، معتزلہ مرجیہ وغیرہ فرقوں کی کتابوں کے مطالعہ کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

جن اکابر علماء کو اس عاجز نے پایا ان میں صرف حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ انہوں نے شیعہ مذہب اور اس [illegible]
[illegible] تھا اور اس مطالعہ سے اس فرقہ کی دوسری بہت سی کتابوں [illegible]
قرآن وغیرہ روز روشن کی طرح مولانا محمد منظور نعمانی کے سامنے آئے ۔

**ایک بات** یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست دینی تعلیم و تربیت پانے والے وہ تمام صحابہ جنہوں نے حضرات خلفائے ثلاثہ کو خلیفہ برحق مانا اور ان کے ساتھ تعاون کیا (یعنی تقریباً تمام مہاجرین و انصار) سب ایمان سے محروم خالص منافق تھے ۔ صرف حضرت علیؓ اور ان کے چند ساتھی (جن کی تعداد دس بھی نہ تھی) مومن تھے، لیکن ساتھ ہی ایسے تقیہ باز تھے کہ خلفائے ثلاثہ کے پورے ۲۴ سال دور خلافت میں یقین کے ساتھ یہ جاننے کے باوجود کہ یہ مومن نہیں خالص منافق ہیں، از راہ تقیہ برابر ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے اور وفاداری و تعاون کا اظہار کرتے رہے ۔

الغرض شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں کے مطالعہ سے یہ بات آفتاب نیمروزہ کی طرح حضرت مولانا کے سامنے آگئی کہ شیعہ حضرات کے نزدیک صحابہ کرام کی پوری جماعت میں کوئی بھی قابل اعتبار، صداقت شعار نہیں تھا، یا منافقین تھے یا تقیہ باز مومنین ۔ اس عقیدہ کا لازمی اور بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ دین اسلام کی کوئی بات بھی قابل اعتبار نہیں رہتی کیونکہ سارا دین ان ہی صحابہ کرام کے ذریعہ بعد کی امت کو ملا ہے ۔ اور موجودہ قرآن بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ بھی امت کو صحابہ کرام ہی سے ملا ہے اس لئے اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے قرآن پر ایمان کا عقلی امکان بھی نہیں ۔

**دوسری بات** اس مطالعہ سے حضرت مولانا کے سامنے یہ آئی کہ شیعہ مذہب کی ان بنیادی کتابوں میں جن پر اس مذہب کی بنیاد ہے ایک دو، دس بیس، سو دو سو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں وہ روایتیں ہیں جن میں ان کے ائمہ معصومین نے اس قرآن کو محرف بتلایا ہے اور ان کے ان علمائے متقدمین نے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ان روایات کے مطابق قرآن کے محرف ہونے کے ثبوت میں مستقل کتابیں لکھی ہیں ۔ ان سب کے مطالعہ کے بعد یقین کے ساتھ یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ کسی شیعہ کیلئے اپنے مذہب کی رو سے اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ قرآن

کو محرف نہ سمجھے ، ہاں تقیہ کے طور پر تحریف کے عقیدہ سے انکار کر سکتا ہے ۔

شیعہ مذہب اور شیعوں سے متعلق ان دو باتوں کے سامنے آجانے کے بعد حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے اپنا دینی فریضہ سمجھا کہ خواص وعوام اہلسنت کو شیعوں کے ان عقائد اور شیعہ مذہب کی حقیقت سے واقف کرانے کی امکانی کوشش کی جائے ، چنانچہ مولانا نے اپنی زندگی اس مقصد اور اس کام کے لئے گویا وقف کر دی ۔ توفیق الٰہی ان کی رفیق ہوئی اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ کام لیا جو اس راہ میں ہمیشہ امت کی راہنمائی کرتا رہے گا ۔

اس سلسلہ میں مولانا نے اس کی بھی ضرورت محسوس فرمائی کہ شیعہ اثنا عشریہ کے خارج از اسلام ہونے کے بارے میں ایک فتویٰ مرتب کیا جائے ، اور دوسرے حضرات علماء کرام واصحاب فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ اس کو شائع کیا جائے ۔ چنانچہ آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے مولانا نے ایک سوال کے جواب میں وہ فتویٰ خود لکھا اور اس دور کے اکابر علماء واصحاب فتویٰ کی تصدیق کے ساتھ وہ پہلی دفعہ بعنوان "شیعہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد کے متعلق علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ" شاہی پریس لکھنؤ میں طبع ہو کر شائع ہوا (یہ فتویٰ اس کتابچہ کے شروع میں درج کیا گیا ہے ۔)

یہ عاجز راقم سطور حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی علیہ الرحمۃ سے کسی درجہ میں واقف تو اپنی طالبعلمی کے زمانے سے تھا، اس کے بعد تقریباً ۲۰ سال تک ایسا تعلق رہا کہ سفر وحضر میں ان کے شب و روز دیکھنے کا بار بار موقع ملا ۔ اپنے ذاتی علم ومشاہدہ کی بنا پر یہ عاجز شہادت دے سکتا ہے کہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ صرف راسخ العلم اور وسیع المطالعہ عالم ہی نہیں تھے بلکہ علمائے ربانیین میں سے تھے ۔ اس عاجز کا احساس واندازہ ہے کہ وہ تحریر وتقریر اور مناظرہ بھی ادائے فرض اور عبادت کی نیت سے کرتے تھے ، برصغیر کے علمائے اہل حق کو ان پر پورا پورا اعتماد تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہم سب کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں اسی لئے شیعہ اثنا عشریہ سے متعلق ان کے اس فتویٰ کی تمام علماء کرام نے تصدیق وتوثیق کی جن کے پاس وہ اس وقت بھیجا گیا تھا ۔ (ماخوذ : ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ، مئی ۱۹۷۶ ء)

اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ ۔

# شیعہ عقیدۂ امامت کی وجہ سے ختم نبوۃ کے منکر ہیں

## (مولانا محمد منظور نعمانی کی تصنیف سے اقتباسات)

شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدۂ امامت جو اس مذہب کی اساس و بنیاد ہے، عقیدۂ ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے اور اس بارہ میں ان کا عقیدہ جمہور امت مسلمہ سے بالکل مختلف ہے وہ "ختم نبوۃ" اور "خاتم النبیین" کے الفاظ کے تو قائل ہیں لیکن اسکی حقیقت کے منکر ہیں۔

شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نبوت و رسالت کا مقام و منصب اور اس سے متعلقہ سب امتیازات بلکہ ان سے بھی بالاتر مقامات و درجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے بارہ اماموں کو حاصل ہیں۔ وہ نبیوں کی طرح بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔ ان کے بغیر اللہ کی حجت بندوں پر قائم نہیں ہوتی وہ نبیوں ہی کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد و معصوم اور مفترض الطاعت ہیں۔ ان پر ایمان لانا اسی طرح نجات کی شرط ہے جس طرح نبیوں پر ایمان لانا شرطِ نجات ہے۔ ان پر فرشتوں کے ذریعہ وحی بھی آتی ہے اللہ کے احکام بھی آتے ہیں۔ ان کو معراج بھی ہوتی ہے۔ ان پر کتابیں بھی نازل ہوتی ہیں

یہ تو وہ صفات اور اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات ہیں جن میں یہ "آئمہ معصومین" انبیاء علیہم السلام کے شریک اور ان کے برابر ہیں، لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کو ان کے علاوہ ایسے بلند مقامات اور کمالات بھی حاصل ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ دنیا انہی کے دم سے قائم ہے اگر ایک لمحہ بھی ہماری یہ دنیا امام کے وجود سے خالی ہو جائے تو سب نیست و نابود ہو جائے۔ اور مثلاً یہ کہ ان کی پیدائش اس عام طریقہ اور عام راستہ سے نہیں ہوتی جس طریقہ اور راستہ سے عام انسانوں کی پیدائش ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ماؤں کی ران میں سے نکلتے ہیں اور مثلاً یہ کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر ان کی تکوینی حکومت ہے یعنی ان کو "کن فیکون" کا اقتدار و اختیار حاصل ہے۔ اور مثلاً یہ کہ ان کو اختیار حاصل ہے کہ جس چیز یا جس عمل کو چاہیں حلال یا حرام قرار دے دیں۔ اور مثلاً یہ کہ تمام آئمہ عالم ماکان و مایکون ہیں، کوئی چیز ان سے مخفی نہیں۔ اور مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے

وہ علوم بھی عطا ہوئے جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی نہیں دیئے گئے۔ اور مثلاً یہ کہ دنیا و آخرت کے مالک و مختار ہیں، جس کو چاہیں دیدیں، بخشدیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں۔ اور مثلاً یہ کہ وہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جمہور امت محمدیہ کے نزدیک یہ شان انبیاء علیہم السلام کی بھی نہیں ہے، بلکہ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفات ہیں، لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کی یہی شان ہے اور یہ سب صفات و مقامات ان کو حاصل ہیں۔ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون۔

ائمہ کی صفات و امتیازات اور ان کے بلند مقامات و درجات کے بارے میں یہ جو کچھ لکھا گیا، وہ ان کی اصح الکتب "اصول کافی کتاب الحجۃ" کی روایات اور ان کے ائمہ معصومین کے ارشادات کا حاصل اور خلاصہ ہے۔

ان سب چیزوں کے سامنے آجانے کے بعد کسی صاحب عقل و دانش کو اس میں شک شبہ نہیں رہ سکتا کہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی حقیقت ختم نہیں ہوئی وہ تو امامت کے عنوان سے ترقی کے ساتھ جاری ہے۔ البتہ آپؐ کے بعد کسی کو نبی نہیں کہا جائے گا۔ بس یہی ان کے نزدیک ختم نبوت کی حقیقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیے جانے کا تقاضا ہے۔ اثنا عشری مذہب کے ترجمان اعظم ان کے خاتم المحدثین علامہ باقر مجلسی نے اپنے ائمہ معصومین کی روایات کے حوالے سے اپنی کتاب "حیات القلوب" میں صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے کہ مرتبہ امامت بالا تر از مرتبہ پیغمبری است (امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے)۔

علامہ مجلسی کی اس عبارت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ اپنے ائمہ کی احادیث و روایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے، اور ہمارے زمانے کے شیعی دنیا کے امام خمینی صاحب نے بھی "الحکومۃ الاسلامیہ" میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ :- وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (الحکومۃ الاسلامیہ صفحہ ۵۲ تہران) "ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ)

کی ضروری اور بنیادی عقائد میں سے ہے کہ [illegible]

وہ مرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

علامہ مجلسی اور خمینی صاحب کی ان تصریحات کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے آئمہ کا مقام و مرتبہ انبیاء علیہم السلام سے بالاتر اور وہ ان اعلیٰ مقامات اور بلند تر درجات پر فائز ہیں جن تک کسی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہوسکتی۔ اور یہ کہ ان آئمہ پر نبی کے لفظ کا اطلاق اس وجہ سے نہیں کیا جاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" فرمایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فی الحقیقت عقیدہ ختم نبوت کی قطعی نفی ہے۔

## حاصل کلام

حضرات علماء کرام کی خدمت میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ سے یہ تین حقیقتیں ایسے یقین کے ساتھ جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں آنکھوں کے سامنے آگئیں:۔

**ایک** یہ کہ شیخین کے بارہ میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ (معاذاللہ) نہ صرف یہ کہ کافر و منافق تھے بلکہ اگلی امتوں کے فرعون و ہامان و نمرود اور اس امت کے ابولہب اور ابوجہل سے بھی حتیٰ کہ شیطان مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر ہے اور **دوسرا** یہ کہ موجودہ قرآن محرّف ہے اس میں ہر طرح کی تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے اور یہ بعینہٖ وہ "کتاب اللہ" نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور **تیسرا** یہ کہ ان کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے حضورؐ کو خاتم الانبیا کہتے ہیں۔

# حضرات علمائے کرام کی خدمت میں گذارش

قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ ان کا کلمہ اور ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے لیکن جب یہ بات یقین کے ساتھ سامنے آگئی کہ وہ فی الحقیقت عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اگرچہ زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں اور اسی طرح کے ان کے دوسرے موجب کفر عقیدے غیر مشکوک طور پر سامنے آئے تو علمائے کرام نے ان کے بارہ میں کفر و ارتداد کا فیصلہ اور اس کا اعلان کرنا اپنا فرض سمجھا، اور اگر وہ یہ فرض ادا نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ کے مجرم ہوتے ـــــ لیکن شیعہ اثنا عشریہ کا حال یہ ہے کہ مذکورہ بالا موجب کفر عقائد کے علاوہ ان کا کلمہ الگ ہے، ان کا وضو الگ ہے، ان کی اذان اور نماز الگ ہے، زکوٰۃ کے مسائل بھی الگ ہیں (الغرض امت مسلمہ کے ساتھ ان کی کوئی قدر بھی مشترک نظر نہیں آتی۔ ناشر) ۔ بہرحال حضرات علمائے کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی علمی و دینی ذمہ داری اور عنداللہ مسئولیت کو پیش نظر رکھ کر اثنا عشریہ کے کفر و اسلام کے بارہ میں فیصلہ فرمائیں ۔

بلاشبہ اپنے کو مسلمان کہنے والے کسی کلمہ گو شخص یا فرقہ کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کا فیصلہ بڑا سنگین ہے اور خطرناک کام ہے اور اس بارے آخری حد تک احتیاط کرنا علماء کرام کا فرض ہے ۔ لیکن اسی طرح جس شخص یا فرقہ کے ایسے عقائد یقین کے ساتھ سامنے آجائیں جو موجب کفر ہوں تو عام مسلمانوں کے دین کی حفاظت کے لئے اس کے بارہ میں کفر و ارتداد کا فیصلہ اور اعلان کرنا بھی علمائے دین کا فرض ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے نازک ترین وقت میں منکرین زکوٰۃ اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان نبوت اور ان کے متبعین کے بارے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ فرمایا اور جو طرز عمل اختیار کیا وہ آپ کیلئے تاقیامت رہنما ہے ۔ اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ۔

(ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ اگست ۱۹۸۵ء)

# دارالافتاء وارشاد - ناظم آباد کراچی کا فتویٰ

---

شیعہ قطعی طور پر کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عبدالرحیم - نائب مفتی دارالافتاء وارشاد

۲۱ر محرم سنہ ۱۴۰۶ھ

## دعوتِ فکر:

حضرات گرامی! آپ نے شیعت کے عقائد و نظریات کا اندازہ اس مختصر سے جائزہ سے لگا لیا ہوگا۔ یہ وہ مذہب ہے جس کے زمانہ حال کے عظیم داعی خمینی صاحب ہیں اور یہ وہ "انقلابی لیڈر" ہیں۔ جنکے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نہ شیعہ ہیں اور نہ سُنّی، وہ تو عالم اسلام کے اتحاد کے داعی ہیں....

.... مگر خود ایران میں ان کے دور میں سُنّی مسلم اقلیت پر جو گزر رہی ہے باعث عبرت ہے!

# اب عوام فیصلہ کریں

# کہ

# شیعہ کیسے مسلمان ہیں؟

# ایران میں اہلِ سُنّت کی حالتِ زار

خمینی کی موجودہ [illegible]

اہلِ سُنّت کے حالات سے تو کوئی شخص لاعلم نہیں ہے [illegible]

ہیں۔ ایران میں ۳۲ فی صد سُنّی آبادی کے باوجود فوج میں ایک بھی سُنّی جرنیل نہیں [illegible]

وزیر سُنّیوں میں سے نہیں بڑے اداروں میں کلیدی اسامیوں پر ایک سُنّی بھی نہیں [illegible]

اڑھائی صد نشستوں میں سے صرف بارہ نشستیں سُنّیوں کو دیں اور وُہ بھی اپنے چمچے [illegible]

جہاں ستر لاکھ کی آبادی ہے اور جس شہر میں عیسائیوں، یہودیوں، زرتشتیوں، ہندوؤں اور

سکھوں تک کی عبادت گاہیں موجود ہیں، وہاں اہلِ سُنّت کو جو وہاں تقریباً ۱۰ لاکھ ہیں ایک مسجد

بنانے کی اجازت نہیں۔ ۱۹۸۰ء میں خمینی نے اہلِ سُنّت سے مسجد کے لیے زمین دینے کا وعدہ کیا

جب اہلِ سنّت نے تین لاکھ تومان ایران کے قومی بنک میں جمع کرا دیئے تو خمینی کے حکم پر یہ رقم

غصب کر لی گئی۔ ستر سال سے نمازِ عید حکومت سے خصُوصی اجازت لے کر اہلِ سُنّت تہران کے

گراؤنڈ میں پڑھتے تھے، جون ۱۹۸۱ء میں خمینی نے لاٹھی چارج کرا کر سُنّی نمازیوں کو میدان سے بھگا دیا

اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سنیوں پر سرِعام نماز باجماعت کی پابندی لگا دی۔

ہم طوالت کے خوف سے اِن باتوں میں جانے کی کوشش نہیں کریں گے البتہ اتنا ضرور کہیں گے کہ خمینی کا انقلاب اسلام سے بہت دُور ہے اور وہاں کے سُنّی مسلمان ظلم و ستم کی چکی میں پھنسے ہُوئے ہیں، بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایران اہلِ سُنّت کے لیے قبرستان اور مجاہدین و احرار کے لیے جیل کی کوٹھڑی بن چکی ہے۔

اور ان مسائل کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ خمینی جو بظاہر وحدت و اتحاد کا داعی بنا ہُوا ہے، صرف سُنّی عوام کو دھوکا دینے اور شیعہ مذہب کو سُنّی مذہب پر مُسلّط کرنے کی غرض سے خمینی جو فرماتے ہیں کہ جو شیعہ سُنّی میں تفرقہ ڈالے وُہ نہ سُنّی ہے نہ شیعہ، بلکہ وُہ امریکہ اور رُوس کا ایجنٹ ہے تو اِس اصول کے تحت یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ خمینی خود بھی اِن دونوں قوتوں میں سے کسی ایک کے ایجنٹ ہیں۔ (ماخوذ از پمفلٹ اُستاذ خمینی)